ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۱۲

۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی۔

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ عہ

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ/ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ/۱۲ ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۲ ار جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے۔ ان سے بحساب ۱ بعد لیجاویگی۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیئے۔ خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کی بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر

لوکل ۔۔۔ عہ ۔ افریقہ ۔۔۔۔ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر دوری از آں عالیجناب
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان مار از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرا کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر ز و ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کافر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اطلاع۔ اخبار بدر کے متعلق کوئی خط و کتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ہ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۶ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲- مارچ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸- مارچ ۱۹۰۶ء- آج بروز یک شنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گھر کے مکان میں بیٹھا ہوں- اور ایک خربزہ کی شکل پر کوئی پھل میرے ہاتھ میں ہے- اُس کو چھیل کر کھانا چاہتا ہوں- اتنے میں مَیں نے محمود احمد کو دیکھا- اُس کے ساتھ ایک انگریز ہے- وہ ہمارے گھر میں داخل ہو گیا پہلے اُس جگہ کھڑا ہوا جہاں پانی کے گھڑے رکھے جاتے ہیں- پھر اُس چوبارے کی طرف آگے بڑھا جہاں بیٹھ کر میں کام کرتا ہوں- گویا اُس کے اندر جاکر تلاشی کرنا چاہتا ہے- اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ میر ناصر نواب کی شکل پر ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے- اُس نے بطور اشارہ کے مجھ کو کہا کہ آپ بھی اس چوبارہ میں جائیں- انگریز تلاشی کرے گا- بعد میرے دل میں گزرا کہ اُس میں صرف وہ کاغذات پڑے ہیں- جو نئی تالیف کتاب کا مسودہ ہے وہی دیکھے گا اتنے میں آنکھ کھل گئی معلوم نہیں- اِس واقعہ کی کیا تعبیر ہے- اِس سے پہلے تھوڑے دن ہوئے ہیں یہ دیکھا تھا- یعنی یہ الہام ہوا تھا-

"کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی- بریّت اذکففت عن بنی اسرائیل-

مَیں نے اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھے تھے کہ کوئی شخص عورتوں کی طرح پوشیدہ مکر کریگا جس سے ممکن ہے کہ ہم پر اس کی وہ کہ وہی سے کوئی مقدمہ ہو مگر آخر بریّت ہوگی- مگر یہ میرے اجتہادی معنے ہیں اور ممکن ہے کہ جو کچھ میں نے پہلے دیکھا اور جو مَیں نے اب دیکھا اس کے کوئی اور معنے ہوں لیکن ظاہری معنے یہی ہیں- واللہ اعلم-

اس خواب میں محمود کا دیکھنا اور پھر میر ناصر نواب کا دیکھنا نیک انجام پر دلالت کرتا ہے- کیونکہ محمود کا لفظ خاتمہ محمود کی طرف اشارہ ہے- یعنی اس ابتلار کا خاتمہ اچھا ہوگا- اور ناصر نواب کا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ ناصر ہوگا- اور اپنی نصرت سے ابتلار سے رہائی دے گا- اور آخر یہ ابتلار نشان کی صورت میں ہو جائے گا-

ڈائری

القول الطیب

۱۵- مارچ ۱۹۰۶ء- فرمایا- اس فکر میں ہوں اور توجہ کرتا ہوں کہ اگر پتہ لگ جائے کہ کس ماہ میں آیندہ زلزلہ آنیوالا ہے تو یہ پھر ایک بڑا نشان ہو جاتا ہے- متعصب آدمی کا تو کیا ذکر ہے- لیکن غور کرنیوالے کیواسطے یہ ایک بڑا نشان ہے-

فرمایا- عیسائیوں کے خدا سے تو آدم ہی اچھا رہا- کیونکہ آدم کے سامنے تو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا- اور ایک شیطان جس نے سجدہ نہیں کیا تھا- وہ ذلیل کیا گیا اور نکالا گیا- برخلاف اس کے عیسائیوں کا خدا شیطان کے پیچھے پیچھے لگتا پھرا اور شیطان کہہ سکتا ہے کہ چونکہ اس نے مجھے سجدہ نہیں کیا تھا- اسواسطے ذلیل ہوا اور پھانسی دیا گیا-

فرمایا- عیسائی لوگ یسوع کی تعریف میں کہا کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھا- حالانکہ بے گناہ ہونا کوئی خوبی نہیں- خوبی تو اس میں ہے- کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلےٰ درجہ کے تعلقات ہوں- اور انسان قرب الٰہی کو حاصل کرے چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا- کہ یسوع کی لوگ حد سے زیادہ ناجائز عزت کرینگے- اِس واسطے پہلے ہی سے اُس کا وہ حال ہوا- جس سے ہر بات میں اس کا عجز اور کمزور انسان ہونا ثابت ہوتا ہے-

فرمایا- ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ کا یہ قول کہ فلما توفیتنی اس کے یہ معنے ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا- اگر قیامت کے دن حضرت عیسےٰ یہ کلمہ بولے گا- تو گویا وہ کبھی فوت ہی نہیں ہوگا- کیونکہ قیامت کے دن بھی آسمان پر ہی جاتے کا ذکر ہوگا- مرنے کا تو کوئی ذکر ہی نہیں- اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ جب میں فوت ہوگیا- یعنی مر گیا- لیکن موت قیامت کے دن وارد ہوگی- تو اس سے یہ لازم آتا ہے- کہ عیسائی آج تک نہیں بگڑے- اور ان کا مذہب راستی پر ہے-

ایک شخص نے ذکر کیا- کہ مخالف کہتے ہیں کہ یہ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں- لیکن تسبیحیں نہیں رکھتے- فرمایا- صحابہ کے درمیان کہاں تسبیحیں ہوتی تھیں- یہ تو ان لوگوں نے بعد میں باتیں بنائی ہیں-

فرمایا- ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ لمبی تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتا تھا- اور کوچہ میں سے گذر رہا تھا- راستہ میں ایک بڑھیا نے دیکھا کہ خدا کا نام تسبیح پر گن رہا ہے- اس نے کہا کیا کوئی دوست کا نام گن کر لیتا ہے- اس نے اسی جگہ تسبیح پھینک دی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے حساب ہیں- ان کو کون گن سکتا ہے

ہفتہ قادیان

حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں- زلزلہ کے متعلق آپ نے ایک اور اشتہار لکھا ہے جو کتاب کی صورت میں زیر طبع ہے- اور آپ نے ایک نظم بھی لکھی ہے- جو عنقریب شائع ہوگی-

اس ہفتہ میں بابو فخر الدین صاحب میانی سے خان صاحب عبد المجید خان کپور تھلہ سے- دو شخص ملک کاغان سے اور دو شخص ملک اسکردو سے بعض دوست ریاست نابھہ سے اور ایک شخص افغانستان سے اور دیگر مختلف احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے-

ایک پرانے دوست کو خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

مخدومی مخدوم صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

ایک زمانہ تھا کہ آپ اور ہم ایک ہی جگہ رہتے تھے ۔ ایک ہی برتن سے کھانا کھاتے تھے ایک استاد کے پاس سبق پڑھتے تھے ۔ وقت وصت ایک ہی جگہ بیٹھکر میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے ۔ وہ ایک وقت تھا اور گذر گیا ۔ لیکن خدا کی صد رحمت ہو حضرت مولوی نور الدین صاحب پر جنھوں نے ہم کو بالآخر ایک ایسی لڑی میں پرو دیا کہ دور ہوں یا نزدیک ہوں ۔ پھر ہم فخر کر سکتے ہیں کہ ایک ہی تسبیح کے ہم دانے ہیں ۔ یہ فخر مجھ کو بھی حاصل ہے ۔ اور آپ کو بھی حاصل ہے ۔ اور اسی فخر نے جو بابو فخر الدین کی شکل میں مجسم ہو کر اس وقت میرے سامنے آیا ہے مجھے مجبور کیا ہے ۔ کہ آپ کو خط لکھوں اور ایسا خط لکھوں کہ آپ کو قادیان کی طرف کھینچ لاؤں ۔ میں گیا اور میرا جذب گیا ۔ مگر نہیں معلوم بابو فخر الدین صاحب کو آپ کے ساتھ کس قدر محبت ہے ۔ کہ اس محبت نے مجھ پر اثر ڈال ہی دیا ۔ کہ میں آپ کو خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں ۔ کسی عزیز دوست مہربان کو قادیان آنے کے واسطے میں اس سے بڑھ کر اور کیا ترغیب دے سکتا ہوں کہ میں خود اپنی تمام کھیتی باڑی چھوڑ کر قادیان میں آ بیٹھا ہوں ۔ میرے ساتھ کے ملازم شدہ کلرک اس وقت ڈیڑھ سو ۔ دو سو روپیہ تک لے رہے ہیں اور اچھے عہدوں پر ہیں مگر جس بات کو میں نے پا لیا ہے ۔ لاہور رہ کر کئی ہزار سے بھی حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اور میانی تو لاہور سے بھی بہت دور ہے اور کوٹ احمدی والہ پر میانی سے بھی آگے ۔ خدا نے تو اپنا احمد قادیان میں نازل کیا ہے اور تعجب ہے ۔ کہ آپ کا احمدی والہ لون میانی کے پاس ہے حالانکہ لون میں تو وہ چیز رکھی جاتی ہے جسکو گلانا اور نابود کرنا مقصود ہو ۔ خدا نہ کرے کہ آپ ایسی حالت میں گرفتار ہوں ۔ لیکن جس قدر بے تعلقی پیدا کر کے ہمیں آپ نے ترقی کی ہے وہ ضرور ایک مایوسی کی حالت ہے ۔ پیارے مخدوم تھوڑی دیر کیواسطے تمام خیالات کو جدا کر کے اور علیحدہ بیٹھکر ذرا سوچیں اور تصور باندھیں اور فرض کر لیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہیں ۔ پھر آپ کو کیا کرنا چاہئے کیا آپ کے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو یہ کرتا اور وہ کرتا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور صدق دل کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر آپکی وہ خواہش سچی ہے ۔ تو اس کو پورا کرنیکا اب وقت ہے وہ تعالیٰ کا ایک رسول اس وقت ہمارے درمیان موجود ہے اگر چند روپیوں کے خرچ کرنیسے اگر تھوڑے سے سفر کی صعوبت اٹھا کر بلکہ میں کہتا ہوں کہ بہت سامانی نقصان اٹھا کر بلکہ میں پھر کہتا ہوں کہ سارا گھر بار بیچکر آپ اس رسول کی صحبت کا شرف حاصل کر لیں ۔ تو یہ سودا آپ کو مہنگا نہ پڑیگا اور ہرگز مہنگا نہ پڑیگا ۔ اس سے زیادہ میں وہ لفظ کہاں سے لاؤں ۔ جو آپ دنیوی زنجیروں کو توڑ دیں ۔ ہاں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس حقیقت اور معرفت کو شناخت کریں اور اس سے فائدہ حاصل کریں جو حضرت امام کے قدموں میں رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔ والسلام خادم محمد صادق قادیان

ان مولوی صاحبان کیا فرماتے ہیں

ذیل کا خط مفصلہ ذیل مولوی صاحبان کے نام روانہ کیا گیا ہے ۔ تاکہ معلوم ہو کہ ایسی صاف پیشگوئی کے پورا ہو جانے پر یہ لوگ کیا فرماتے ہیں ۔

بخدمت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر ۔ مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر ۔ مولوی محمد بشیر صاحب دہلوی ۔ بابو الٰہی بخش صاحب لاہور ۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی ۔ سکرٹری صاحب انجمن نعمانیہ ۔

مولوی صاحب

السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ امام نا حضرت مرزا صاحب نے زلزلے کے متعلق ایک پیش گوئی اپریل سنہ ۱۹۰۵ء میں شائع کی تھی ۔ جس کے یہ الفاظ تھے ۔

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

یہ پیشگوئی نہ صرف ایک بار بلکہ کئی بار بذریعہ اخبارات الحکم و بدر و ریویو و علیحدہ اشتہارات کے شائع ہوئی اور سال بھر ہوتی رہی اور نہ صرف ہمارے ہی اخبارات نے اس کو شائع کیا ۔ بلکہ اخبار عام اور پیسہ اخبار اور پنجہ فولاد اور اہل حدیث اور بعض آریہ اخباروں نے اور ہندوؤں کے اخباروں نے بھی اس کو مخالفانہ رنگ میں شائع کیا اور سال بھر تک برابر اس کی اشاعت ہوتی رہی ۔

اب یہ پیش گوئی بصراحت تمام ۲۸ فروری کی رات کو پوری ہوئی ہے ۔ اور اخبار سول اور اخبار عام اور دیگر انگریزی اور اردو اخبارات سے اور پرائیویٹ خطوط سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ۴ ۔ اپریل والے زلزلے سے ہرگز کم نہ تھا ۔ بلکہ بعض جگہ اس کا زور زیادہ محسوس ہوا ۔ ضلع شملہ میں کئی جانیں تلف ہوئیں اور کئی جگہ مکانات گرے باوجودیکہ ۴ ۔ اپریل کے زلزلہ کی تباہی کے بعد تباہ شدہ علاقہ میں عموماً لوگ نئے مکانات کے بنانے کا سلسلہ اور مکانوں میں رہنے کا سلسلہ لوگ ختم بھی کر چکے تھے ۔ پس اس پیش گوئی کے متعلق مفصلہ ذیل امور قابل غور ہیں ۔

(۱) ۔ پیش گوئی کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سال بھر اس قسم کا زلزلہ پھر نہ آئیگا ۔ بلکہ دوسرے سال کے موسم بہار میں اس قسم کا زلزلہ آئیگا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

(۲) ۔ وقت کے متعلق یہ تعیین کی گئی تھی کہ موسم بہار کا ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

(۳) ۔ وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ تعیین بھی کر دی تھی کہ ۲۵ فروری کے بعد زلزلہ آئیگا ۔ حالانکہ بہار کا موسم ابتدائے فروری سے شروع ہو جاتا ہے ۔ لیکن بہار کی تعیین کے درمیان ایک اور تعیین یہ ہو گئی کہ ۲۵ ۔ فروری کے بعد آئیگا ۔ جیسا کہ الہام الٰہی ہے کہ ”۲۵ ۔ فروری کے بعد جانا ہوگا“ جو شائع ہو چکا ہے ظاہر ہوتا ہے ۔

(۴) ۔ ”خدا کی بات پھر پوری ہوئی“ اس کلمہ میں پھر کا لفظ ظاہر کرتا ہے ۔ کہ پہلا زلزلہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ایک نشان تھا اور دوسرا بھی ایک نشان ہی ہوا ۔ اور وہ بھی خدا کی بات تھی اور یہ بھی خدا کی بات ۔ اس کلمہ نے پہلے زلزلہ کی سچائی پر اور اس پیش گوئی کی منجانب اللہ ہونے پر اس پیشگوئی نے مہر لگا دی ۔ اور اس کا ثبوت دیا ۔

ایسے صریح نشان کے پورا ہونے کے بعد میں دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ آپ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں اور آپ سے سننے کو مشتاق ہوں کہ اب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ۔ اخبار میں بھی میں نے یہ بات لکھی تھی ۔ مگر اس خیال سے کہ خاص خط آپ کے دل پر خاص اثر کریگا ۔ میں نے یہ نامہ لکھا ہے اور امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور جواب دیں گے

محمد صادق عفی اللہ عنہ

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ۔ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء

مناجات بحضرت باری عز اسمہ از تازہ تصنیف
حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے سر و جان و دل و ہر ذرہ ام قربان تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر در عرفان تو

فلسفی کز عقل می جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خردہا آں رہ پنہان تو

از حریم تو ازیناں ہیچکس آگہ نشد
ہر کہ آگہ شد شد از احسان بی پایان تو

عاشقان روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیش دیدۂ غلمان تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است اے شہ جنبۂ برہان تو

یک نشان بنما کہ تا نور رت درخشد در جہان
تا شود ہر منکر ملت ثنا خوان تو

گر نہ بینم زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمین دارم کہ کم گردد زر افشان تو

گفتگو و بحث در دین درد سر بسیار ہست
قصہ کوتہ کن بآیات عظیم الشان تو

از ازل جنبش دہ فطرت اشیا را
تا نگر آیند ترسان سوئے آں ایوان تو

چشمۂ رحمت روان کن در لباس زلزلہ
تا بکے سوزد دلم این بندۂ گریان تو

بدر صادق

۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

یورپ امریکہ میں دہریت کے پھیلنے کا ذمہ وار کون ہے؟

آج کل یورپ امریکہ کی مہذب دنیا کا جو حال ہے وہ اخباروں اور رسالوں اور سیاحوں کے سفرناموں اور کتابوں اور اس ملک میں آنے والے انگریزوں کے ذریعہ سے دنیا پر بخوبی روشن ہو رہا ہے۔ بہت ہی کم ایسے طالب علم اور تعلیم یافتہ لوگ اُن ممالک کے مدارس میں ہوں گے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان اور عقیدہ رکھتے ہوں۔ اکثر تو سرے سے اس بات کے ہی منکر ہیں۔ کہ اس عالم کا کوئی خدا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) سائنس والوں کے نزدیک یہ ایک فیشن ہو رہا ہے۔ کہ سائنس دان خدا کا منکر ہو۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ وہ بھی اُس کی اعلیٰ اور افضل صفات اور پاک اور مقدس ناموں کے بالکل منکر ہیں۔ بلکہ ان پر ہنسی کرتے ہیں۔ خدا سے دعائیں مانگنا ان کے نزدیک وقت کو ضائع کرنا ہے چھ دن لگا تار اپنے دنیوی کاموں میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ ساتواں دن جو عبادت کے لئے آتا ہے وہ بہتیرے سیر و تماشا میں گذار دیتے ہیں اور جو چند ایک گرجہ کی زیارت کے واسطے تشریف لیجاتے ہیں۔ وہ بھی کچھ مخفی اغراض اپنے دل میں رکھتے ہیں اور مخفی اغراض نہ بھی ہوں۔ تو بھی باجا سننے اور گیت گانے کے لطف کا خیال دامن گیر رہتا ہے فرانس نے گرجوں کو سلطنت سے بالکل بے تعلق کر دیا ہے اور خوب کیا ہے۔ امریکہ میں یہ شور بپا ہے کہ مدارس میں بائیبل ہرگز نہ پڑھائی جاوے۔ اس سے بچوں کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ عام طور پر انبیاء کا نام بہت ہی بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے۔ کہ اس کا باعث کیا ہے۔ کہ یورپ میں اور امریکہ میں جس قدر تہذیب اور تعلیم کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر مذہب سے نفرت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے وجود سے انکار ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس امر کی باعث تلاش کرنے کے واسطے سب سے اوّل یہ دیکھنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ الفاظ مذہب اور خدا کا مفہوم یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا میں کیا ہے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان نفرت کرتا ہے۔ یا محبت کرتا ہے۔ تو اس کے نام کے لفظ کے سبب سے نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے صفات کے مفہوم کے لحاظ سے کرتا ہے۔ مثلاً انسان سانپ کو جہاں پائے۔ اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔ اور اسے باہر پھینک دیتا ہے۔ لیکن دوسرے انسان کو جہاں پائے۔ اُس کے ساتھ اُنس کرتا ہے۔ تو سانپ کا نام اگر انسان رکھا جاتا اور انسان کا نام سانپ رکھا جاتا۔ تو ناموں کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ اور ہر ایک اصلی شکل اور صفات کے مفہوم پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستی یا دشمنی کا برتاؤ کرتا۔ پس کسی شے کے ساتھ محبت یا عداوت کے تعلق کے واسطے صرف الفاظ اور نام قابل توجہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کے اصل مفہوم کو لینا چاہیئے۔ اس بات کو مدنظر رکھکر اب یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ مغرب کی مہذب دنیا کے نزدیک مذہب کسے کہتے ہیں اور خدا کا کیا مفہوم ہے۔ سو صاف ظاہر ہے۔ کہ ان ممالک نے مدتوں سے صرف ایک مذہب ہی دیکھا ہے یعنی عیسوی اور جو خدا سالہا سال سے پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ یسوع ہے اور بس۔ اُن کے نزدیک مذہب کے معنے ہیں عیسویت۔ اور خدا کے معنے ہیں یسوع۔ یسوع کے سوائے اور کوئی خدا ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا اور عیسویت کے سوائے اور کوئی مذہب ان کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

ان باتوں پر غور کرنے کے بعد ہر ایک صاحب انصاف بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ اگر یورپ نے خدا کا انکار کیا ہے تو در اصل اُن کا قصور نہیں بلکہ یہ قصور خود اُس مذہب کا ہے بلکہ یہ قصور خود اُس فرضی خدا کا ہے جو ان کے سامنے پیش ہوا۔ ایک بے حیثیت وجود جو پیشاب کی نالی سے باہر نکل کر روتا چیختا چلاتا بچوں میں کھیلتا۔ ماریں کھاتا۔ یہودیوں سے تھپڑ کھاتا۔ خوراک کا محتاج۔ پانی کا محتاج۔ ہوا کا محتاج اور پھر ایسا محتاج کہ رات گذارنے کو مکان نہیں ملتا۔ بھوکا اور ایسا بھوکا کہ بیگانے کھیت میں سے بے اجازت بالیں توڑ توڑ کھاتا ہے۔ اگر وہ یہ ڈینگ مارے کہ میں خدا ہوں۔ تو ایسے خدا کا منکر کس جرم کا مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔ ؟ کسی کا بھی نہیں۔ یورپ اور امریکہ نے اگر خدا اور مذہب کا انکار کیا ہے۔ تو یہ امر قابل تعجب نہیں بلکہ قابل تعجب تو یہ ہے۔ کہ وہ اب تک ایسے خدا کو مانتے کس طرح سے رہے اور ایسے مذہب پر وہ اتنی مدت تک قائم کس طرح سے رہے۔

پس یورپ امریکہ کی دہریت کا ذمہ وار خود عیسوی مذہب ہے، ان ممالک میں اور تو کوئی مذہب پہنچا ہی نہیں۔ جو مذہب ان کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ وہ عیسائی مذہب ہے، اور جو خدا ان کو بتلایا گیا ہے۔ وہ یسوع ہے۔ اگر وہ ایسے خدا کا انکار نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ضرور تھا۔ کہ بالآخر ان کے عقائد کا یہ حال ہوتا۔ جو کہ اب ہو رہا ہے۔ اور در اصل اسلام کے سوائے تمام مذاہب کا آخری نتیجہ دہریت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے سچے صفات کا انکار رفتہ رفتہ انسان کو اصل حقیقت سے بہت دور ڈال دیتا ہے۔ اے خدا ہمیں اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام ہی پر وفات دے۔ آمین۔

سورج دو دفعہ دکھائی دیا

ایک مشہور سیاح کا بیان ہے۔ کہ دنیا میں صرف ایک جگہ میں نے عجیب اور غیر معمولی تماشا سورج کو دو دفعہ طلوع ہونے کا دیکھا میں ایک دفعہ سوئیٹزرلینڈ کی پہاڑی موسومہ رگی پر سوتا تھا اور سورج کے طلوع ہونے کا نورانی نظارہ دیکھنے کے لئے اٹھا برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی جس کی چوٹیاں ابھی تک تاریکی سے نظر نہیں آتی تھیں۔ لیکن نمودار ہونے والی صبح کی گلابی رنگت ان کی چوٹیوں پر ظاہر ہو کر آہستہ آہستہ سے ادہر اُدہر پھیلنے لگی پھر یکایک دس منٹ میں سورج طلوع ہوتا دکھائی دیا۔ لیکن یہ بالکل زرد اور پھیکا تھا۔ گویا سورج کے اور ہمارے درمیان گہر کا ایک وسیع بادل چھایا ہوا تھا۔ جب سورج افق کے بالکل اوپر آگیا۔ تو روشنی بجائے بڑہنے کے کم ہوتی چلی گئی۔ اور اخیر کو بالکل پھیکی ہو گئی۔ لیکن تہوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر اصلی سورج بھی دکھائی دیا۔ کیوں کہ جو کچھ پہلے نظر آیا تھا وہ گویا جھوٹھی روشنی یا ہماری نظر کا دہوکہ تھا۔ جہاں تک کہ ہم نے دنیا کی سیر کی ہے۔ کہیں ایسا حیرت انگیز واقع نہیں دیکھا ہے یہ واقعہ ہمیں عمر بھر ہرگز نہیں بھولیگا (اردو ڈینس گزٹ)

ایڈیٹر۔ پہلے جو دکھائی دیا تھا وہ سورج کا انعکاس تھا خود سورج نہ تہا۔

بدرِ منوّر

۲۶ - محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

رکوع ۲ پارہ ۲۶ رکوع ۱۰

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۶ء)

اس رکوع کا ترجمہ کرنے سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو تقریر بطور تمہید کے فرمائی تھی۔ اس کا درج کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا جب کبھی خدا تعالیٰ کا کوئی مرسل زمین پر آتا ہے۔ اور کوئی حق کی بات مخلوق الٰہی کے سامنے بیان کی جاتی ہے۔ تو اس وقت لوگ عموماً تین قسم کے ہو جاتے ہیں۔ گویا ان کے تین فرقے بن جاتے ہیں۔ پہلا فرقہ مصدقین کا ہوتا ہے۔ جو اس حق کو سچ جان کر تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور اس حق لانے والے کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور ہر طرح سے اس کی امداد کرتے ہیں۔ اور اس کی نصرت کرتے ہیں پھر خود اس فرقہ کے لوگ تین درجے کے ہوا کرتے ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو اس کو فوراً مان لیتے ہیں۔ صرف اس کا چہرہ دیکھکر پہچان جاتے ہیں کہ یہ راستباز ہے۔ ان کو کسی معجزہ اور کرامت کے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کا دل ایک ایسا نور معرفت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ وہ نبی کا دعوی سنتے ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اول درجہ کے مصدقین ہیں۔ ان کی مثال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں تھی۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو مان تو جاتے ہیں۔ مگر کسی قدر دلائل سننے کے بعد اور تھوڑی بہت تحقیقات میں معروف رہنے کے بعد بالآخر تسلیم کر لیتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں۔ جو بہت شبہات پیدا کرتے ہیں۔ لیکن بالآخر دلائل اور معجزات اور نشانات دیکھ کر مان ہی لیتے ہیں اور خدا کے صادق بندے کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ یعنی تین درجے کے لوگ ہیں جو فرقہ مصدقین میں شامل ہیں۔ اور یہ سب کے سب سعید لوگ ہوتے ہیں اور اس فرقہ کا نام سعادتمندوں کا فرقہ ہے۔

دوسرا فرقہ وہ ہے۔ جو بالکل اس کے برعکس چلتا ہے اور وہ شقی لوگوں کا فرقہ ہے۔ جو منکرین کا فرقہ ہے اور مکذبین کی جماعت ہے۔ اس کے بھی تین مدارج ہیں۔ درجہ اول کے وہ لوگ ہیں۔ جو سنتے ہی بغیر سوچے اور سمجھے کے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ اور بغیر دلیل کے فوراً تکذیب پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخالفت کے لئے کوئی دلیل نہیں اور نہ وہ دلیل کی پرواہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے صرف ایک لفظ "لا" کا پڑھا ہوا ہوتا ہے۔ گویا ان کی فطرت میں ہی تکذیب رکھی ہے۔ دوسرے درجہ کے وہ لوگ ہیں۔ جو بات سنتے ہیں اور دلائل ان کو دئے جاتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں۔ اور کوئی دلیل ان کو فائدہ نہیں دیتی بلکہ ان کے شبہات پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے درجے کے وہ لوگ ہیں جو مباحثات کرتے ہیں۔ اول میں نرم ہوتے ہیں۔ لیکن رفتہ رفتہ مخالفت میں بڑھ کر پکے مخالف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ تصدیق کنندوں کے تین درجات ہیں۔ ایسا ہی مکذبین کے تین درجات ہیں۔

ان کے علاوہ ایک تیسرا فرقہ بھی ہے۔ جو نہ مصدقین میں شامل ہوتا ہے اور نہ مکذبین میں۔ یہ وہ فرقہ ہے۔ جو نہ ساتھ دے سکتا ہے اور نہ کھلے بندوں مخالفت کی جرأت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ وہ ہیں۔ جن میں اخلاقی حوصلہ نہیں نہ اقرار ہے اور نہ انکار ہے۔ کوئی ادہر کا ملا تو ادہر کی باتیں سن لیں۔ اور دبی زبان سے ہاں ہاں کرتے رہے اور ادہر گئے تو یہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ یہ گروہ منافقین کا گروہ ہے۔ اور اس رکوع میں جو آگے آتا ہے اس گروہ منافقین کا ذکر ہے۔

سیقول لک المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا واھلونا فاستغفر لنا۔ یقولون بالسنتھم ما لیس فی قلوبھم۔ قل فمن یملک لکم من اللہ شیئاً ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا۔ بل کان اللہ بما تعملون خبیرا۔

ترجمہ۔ قریب ہے۔ کہ اعراب میں سے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ وہ اب کہیں گے کہ اموال اور اہل و عیال کی مشغولیوں نے ہم کو روک رکھا۔ آپ ہمارے واسطے خدا تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ انہیں کہہ دو اگر خدا تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے یا نفع پہنچانا چاہے۔ تو اس کے حضور میں تمہارے لئے کون مالک ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کرتوتوں سے باخبر ہے۔

یہ ان منافقین کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ والے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو عذر کرنے لگے۔ مثلاً کوئی کہتا گھر کے لوگ اکیلے تھے۔ مکان غیر محفوظ تھا۔ چور چکار کا خطرہ تھا۔ اس واسطے ہم حضور کے ساتھ نہ جا سکے ورنہ ہم تو دل سے حضور کے خادم ہیں اور اپنی جانیں دینے کے واسطے طیار ہیں۔ اب حضور ہمارے واسطے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس سستی کو معاف کرے۔ ایسے ہی عذر کئے۔ مگر خدا تعالیٰ دلوں کا واقف ہے۔ اس نے اپنے رسول کو اطلاع کی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ صرف زبان سے باتیں بناتے ہیں۔ ان کے دل درست نہیں ہیں۔

بل ظننتم ان لن ینقلب الرسول والمؤمنون الی اھلیھم ابدا وزین ذلک فی قلوبکم وظننتم ظن السوء وکنتم قوما بورا۔

ترجمہ۔ بلکہ تم نے گمان کیا کہ اب رسول اور مومنین اپنے اہل و عیال کی طرف واپس نہ لوٹیں گے۔ یہ بات تمہارے دلوں کو بھلی لگی۔ اور تم نے بہت برا گمان کیا۔ اور تم ہلاک ہونے والی قوم ہو۔

منافقین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت ہے۔ مکہ کو جاتے ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے ان کے ساتھ جانے کی ہم کو ضرورت ہی کیا ہے۔ ایسے بدگمانیوں نے خود ان کو ہی ہلاک کر دیا۔

ومن لم یؤمن باللہ ورسولہ فانا اعتدنا للکفرین سعیرا۔

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ضرور کفار کے واسطے دوزخ طیار کیا ہے۔ یہ دوزخ کفار کیلئے اس دنیا میں بھی ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ جیسا کہ ان کے انجام سے ہمیشہ ظاہر ہوتا رہا ہے۔

وللہ ملک السموات والارض یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء وکان اللہ غفورا رحیما۔

اور اللہ تعالیٰ کے واسطے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ وہ جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے یہ آیت شریف ان لوگوں کو جو اپنے حال پر ظلم کر چکے ہیں۔ ایک راہ مخلصی بتلاتی ہے۔ کہ تمہاری حالت ایسی ہے کہ اس کا انجام جہنم ہے۔ تاہم راج تو سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اگر تم اب بھی خدا کی طرف رجوع کرو اور توبہ کرو۔ تو وہ غفور الرحیم ہے۔ اور تمہارے واسطے بہتری کے سامان پیدا ہو سکتے ہیں۔

دُعامدد

بابو ظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل سکول لاہور امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مدرسۃ معین الاسلام

ہمارے پاس خبر پہنچی ہے۔ کہ بہار [?] مین ایک مدرسہ بنام مندرجہ عنوان قائم کیا گیا ہے جس کی غرض یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے جواب دینے کے واسطے واعظ بنائے جاوین۔ اور اس مدرسہ مین سردست ایک سنسکرت کا پنڈت زبان سنسکرت پڑھانے کے واسطے ملازم رکھا گیا ہے۔ ان پنڈت صاحب کا پہلا نام بابو جگن ناتھ پرشاد سنگھ صاحب تھا۔ وہ گورکھپور [?] کے ضلع کے باشندے ہین۔ اور اب وہ مسلمان ہو کر اپنا نام عبد السلام رکھتے ہین۔ پنڈت عبد السلام صاحب کے زیر تعلیم ایک جماعت ہے اور اس مدرسہ کے شرائط اور مقاصد حسب ذیل ہین۔

۱۔ ہر مسلمان عربی کے فارغ التحصیل طلبہ کو اس مدرسہ مین وید و شاستر کی پوری تعلیم دی جاویگی۔

۲۔ بعد تکمیل نصاب سنسکرت انجمن اپنے سرمایہ سے چارون ویدون کا ترجمہ کرا کے پبلک مین شائع کریگی۔

۳۔ عند الضرورت اپنے طلبہ کو مختلف مقامات مین مناظرے کے لئے روانہ کریگی۔

۴۔ کافی سرمایہ ہو جانے پر اشاعت اسلام کے لئے مختلف بلاد و امصار مین روانہ کرینگے

۵۔ تا تکمیل نصاب تفکرات معاش سے بے فکر کر دینے کے لئے طلبہ کو معقول وظائف دین گے۔

شکر ہے کہ مسلمانون کو ان امور کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لیکن خود دیکھنا ہی کیا جاوے۔ جب تک یہ لوگ اس طریق کو اختیار نہ کرینگے۔ جو خدا نے بتلایا ہے اور اس اشاعت اسلام کے اس مدرسہ مین داخل نہ ہون گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھون سے بنایا ہے۔ تب تک کوئی کامیابی کا منہ مسلمان لوگ نہین دیکھ سکتے۔

نئے خریدار

اخبار بدر کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کا سلسلہ جو جنوری کے مہینہ مین جوش پر تھا۔ آج کل پھر ٹھنڈا پڑا ہوا ہے اس واسطے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر ایک خریدار اس امر کو اپنا فرض جانے کہ تھوڑے خریدار پیدا کرے۔ اخبار سالانہ کوئی بڑی قیمت نہین۔ صرف غریب دوستون کی خاطر ہم نے یہ قیمت مقرر کی ہے اور ہم اس بات پر بھی طیار ہین کہ غریب لوگ بجائے یکدفعہ بوجھ اٹھانے کے چار چار آنہ ماہوار بذریعہ ٹکٹ ہی روانہ کر دیا کرین رسید برابر اخبار مین شائع ہوتی رہیگی لیکن [?] احتیاط سے کہا جاتا ہے لیکن اگر ٹکٹ کہ بھیجین اور راستہ ہی مین نکال جاوین۔ تو ہم اس امر کے ذمہ وار نہین ہو سکتے۔ عموماً ہم کو ٹکٹ پہنچ ہی جاتے ہین۔ والسلام

مین کس قدر کاپیون کے باہر بھیجنے کا انتظام کر سکتا ہون

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے منشی ذوالفقار علی خان صاحب کو جنھون نے اس ضرورت کو محسوس کر لیا ہے کہ جس قدر کاپیون کے باہر بھیجنے کا منیجر رسالہ انتظام کر سکے اس قدر کاپیان بھیجنے کے لئے قوم کو تیار رہنا چاہئے پس مین ان کو یہ خوش خبری سناتا ہون۔ کہ دو ہزار کاپیون کے بھیجنے کا انتظام مین فی الفور کر سکتا ہون۔ مین نے جو کبھی یہ کہا تھا۔ کہ زیادہ کاپیون کے لئے ابھی کوئی انتظام نہین ہوا وہ صرف جاپان کے متعلق تھا۔ جہان ہم نے چاہا تھا کہ سو یا دو سو کاپی جاوے مگر بسبب پورے پتون کے نہ ملنے کے ساٹھ کاپیون پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اگرچہ جاپان کے متعلق بھی ابھی مین اس کوشش مین ہون۔ کہ وہان بھی زیادہ کاپیان جا سکین۔ مگر صرف جاپان پر زور دیتے جانا میرے نزدیک غلطی ہے ہم کو ابھی زیادہ زور انگلستان امریکہ پر ہی دینا چاہئے اس سال کے ابتدا سے مجھے ایک نئی تجویز سمجھ مین آئی ہے جو اگر خدا کی نصرت اور توفیق شامل حال ہو۔ تو بہت مفید ثابت ہوگی۔ بجائے افراد کو کاپیان بھیجنے کے آیندہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ عموماً پرچے سوسائٹیون۔ کلبون۔ لائبریریون۔ کالجون اور سکولون کے ریڈنگ رومز وغیرہ ایسے مقامات پر بھیجے جاوین۔ جہان ایک ایک پرچہ کے کئی کئی ہزار کی نظر سے گذرنیکا امکان ہو۔ یہ سلسلہ ایسا وسیع ہے۔ کہ اگر قوم آج دس ہزار رسالہ بھیجنے کیلئے بھی تیار ہو۔ تو تھوڑا ہے پس مین اس کام کو منشی ذوالفقار علی خان صاحب کے سپرد کرتا ہون۔ کہ وہ پورے جوش سے یہ تحریک کرین۔ کہ کم از کم اس سال دو ہزار کاپی باہر جا سکے۔ یہ طرز بھیجنے کی جو اب اختیار کی گئی ہے میرے نزدیک بہت مفید ہے۔ کیونکہ جس قدر زیادہ آدمیون کی نظر سے پرچہ گذر سکیگا اسی قدر زیادہ امید فائدہ کی ہو سکتی ہے۔ چونکہ کام کو بانٹ کر کرنیکا اصول بہت مفید ہے اور مجھے اکثر کام بھی زیادہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ضروری تحریکین نہین ہو سکتین۔ یا التوا مین پڑی رہتی ہین اس لئے اس کام کو ایڈیٹر صاحبان الحکم و بدر و منشی ذوالفقار علی خان صاحب اور ایسے دوسرے احباب کے سپرد کرتا ہون کہ قوم کی متفقہ کوشش کے آگے دو ہزار کی تعداد کچھ بھی نہین ہے۔ ہان اگر اس سال یہ قدم رکھا گیا۔ تو امید ہو سکتی ہے کہ آیندہ سال پانچ ہزار تک کاپیاں ہم بھیج سکین گے جو جوش

احمدی قوم نے اپنی تحریرون مین دکھایا ہے۔ اب اس کو عملی طور پر دکھا دین اور وہ مدد کی بجائے جس کا وعدہ ہمین غیر احمدی احباب کی طرف سے ملتا تھا۔ دو ہزار کاپیان بھیجکر دکھاوین کہ حمایت اور اشاعت اسلام کا جوش جو درحقیقت ان کو اپنے پیارے امام کے جوش کا تھوڑا سا حصہ ملا ہے۔ دوسرے لوگون سے کس قدر بڑھ کر اس جماعت کے دلون مین ہے۔ مین انشاء اللہ یہ انتظام کرونگا کہ جس قدر کاپیون کا چندہ آتا جاوے۔ اسی قدر کاپیاں باہر بھیجتا رہون۔

خاکسار محمد علی۔ منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔

آثار علم و ادب

عربی زبان اور اسکے لہجے

معزز معاصر "المقتبس" کا بیان ہے کہ سویڈن کے کاونٹ اف لینڈبرگ نے فرانسیسی زبان مین ایک رسالہ لکھکر موتمر المستشرقین یعنی اورینٹل کانفرنس کے چودہوین اجلاس مین جو الجزائر مین منعقد ہوا تھا پیش کیا تھا۔ اورینٹل کانفرنس کی حالت اور اس کے اجلاس کی پوری کیفیت البیان سال گذشتہ کے کسی نمبر مین ہم مفصل لکھ چکے ہین ناظرین اس کو ملاحظہ فرماوین۔ مولف صاحب مشرقی زبانون اور خاصکر عربی زبان کے بڑے عالم ہین اور بلاد عرب مین ان کے بہت سے دوست ہین جن سے دوران سفر مین ان سے تعارف ہوا۔ خاصکر مصر و شام و جنوبی الجزیرہ مین اکثر کتابین بھی جو تمدن کی مفید ہین لکھی ہین اور طلبہ نے ان سے فائدہ بھی اٹھایا ہے

اس کتاب کو فرانسیسی کے دو مشہور عالم سلفستر دی ساسی و کاترمیر کی تعریف سے شروع کیا ہے جنھون نے عربی زبان کو کثرت درس و تدریس کیوجہ سے یورپ کا ایک علم بنا دیا۔ انہین کے ذریعہ سے جرمنی مین بھی عربی تعلیم پہنچی اور وہان بھی لوگون کو اس کے سیکھنے کا شوق ہوا اور اہل جرمن نے اس زبان کی عمدہ خدمت کی اور پھر تمام یورپ مین اس کا چرچا پھیل گیا۔ ۳۵ برس سے مولف کو اس زبان کی طرف توجہ ہے اور ایسا شوق ہے کہ بعض لوگ بقول مولف اس کو اس زبان کا حال کرنیکے حرص کا نام [?] لہجہ ور کنار فصیح لہجہ کی بھی تحقیر کی جاتی ہے۔ جنھون کہتے تھے۔ برسون کے بعد جو عربی کے لہجون کی اصلیت دریافت کرنے اور اسلام کے قبل شعر و سخن کی حالت سے بحث کرنے اور یمن و شام کی تاریخی آثار سے مطلع ہونے مین گذری تھے یقین ہوا کہ یہ زبان جو آج بولی جاتی ہے قبل اسلام بھی بولی ہوتی تھی اور عرب اس زمانہ مین جاہل و امی نہ تھے۔ اور نہ ناچیز ہونے کے بعد چیز بنے تھے۔ کچھ نہ کچھ ان کے صاحب علم ہونے کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ صفا پہاڑی کے چرواہون اور قرب و جوار والون نے ہزار ہا ایسے یادگار چھوڑے ہین۔ جن پر ان کے خطوط موجود ہین اور یہ خطوط یمن کے خط حمیری کے پہلے کے ہین۔

(البیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسلامی اخبارات

مجھے اس وقت یہ ثابت کرنے کے لئے کسی طویل بحث اور دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذہب اسلام فی الحقیقت ایک زندہ۔ زبردست اور خدا تعالیٰ کا برگزیدہ دین حق ہے۔ کیونکہ قطع نظر اس سے کہ عقل ونقل سے اس کے افضل ترین ادیان موجودہ ہونے پر مُہر لگ چکی ہے جسے نہ صرف اسلامی دنیا کے کروڑہا نفوس بشرح صدر تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ غیر مذاہب کے بھی اکثر ارباب بصیرت اہل الرائے اس کی صداقتوں اور محاسن کی شہادت دے چکے ہیں۔ اور دے رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ باوجود اتمام حجت ہو چکنے کے اب تک کروڑوں مخلوق اس پر ایمان لانے کی نعمت سے محروم بھی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کسی امر کا صرف جان اور مان لینا یا سمجھ جانا اور چیز ہے۔ اور اس پر کاربند ہونا چیزے دگر۔ گویا محض سرسری علم۔ بصیرت کے درجہ کو پہنچا ہوا۔ پختہ یقین اور عمل جدا جدا چیزیں ہیں۔ چنانچہ اس وقت ہزاروں لاکھوں غیر مذاہب کے لوگ دنیا میں ایسے موجود ہیں۔ جو عملی طور پر اسلام کی بعض ہدایتوں اور صداقتوں کے قائل ومداح ہیں۔ مگر نہیں جانتے۔ کہ یہ دراصل دین الفطرت کے محاسن اور برکات سے ہیں مثلاً توحید۔ نیکوکاری۔ راست گفتاری۔ خلوص نیت۔ عزم و استقلال۔ انسانی ہمدردی۔ باہمی خوش معاملگی۔ حق جوئی انصاف پسندی۔ صاف گوئی اور آزادی رائے وغیرہ وغیرہ۔ اور برعکس اس کے اتنے ہی بلکہ شاید ان سے بھی زیادہ آدمی اب اس وسیع دنیا میں ایسے ہوں گے۔ کیا میں جو داخل اسلام ہونے پر ہیں۔ اور اسلام کے نام لیوا کہلا کر بھی جان بوجھ کر اس کے احکام کو کھلم کھلا ٹالنے میں ذرا نہیں ڈرتے بلکہ اب تو شومیٔ بخت سے ان کی شوخی۔ بے باکی۔ اور ناخدا ترسی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی بڑھ چلی ہے چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ان پر چونکہ دین الحق کی حجت تمام ہو چکی ہے اس واسطے وہ بہ نسبت دیگر اقوام وملل کے اوامر ونواہی میں زیادہ خوف خدا سے کام لیتے۔ مگر برخلاف ازیں انہوں نے تو خشیۃ اللہ کو علی العموم ایسا ہی بالائے طاق رکھدیا ہے جیسے کہ ایک قادر قہار ہستی پر ایمان نہ رکھنے والا دہریہ کر سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو دہرئیے بھی بعض بے حیائی کے کاموں یا ناسزا حرکات کے اتنی دلیری سے مرتکب نہیں ہوتے کیونکہ وہ کم از کم ایسی باتوں کو اخلاقی برائی اور سوسائٹی کا گناہ سمجھتے ہیں۔ مثلاً کھلے خزانے شراب پینا۔ سیہ کاریاں کرنا جھوٹی گواہیاں دینا۔ خلق خدا کو دھڑلّے سے لوٹنا۔ خدا کے پاک بندوں کی شان میں سب وشتم بکنا۔ بڑی دلیری سے بدمعاملگی کرنا۔ کج خلقی وناخدا ترسی کو روا رکھنا۔ صوم وصلوٰۃ کو بڑی بے باکی وصفائی سے ٹالنا۔ جاہلانہ اور فاجرانہ حرکات میں عوام کالانعام کا ساتھ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ہم عیسائیوں کو الزام دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے کفارہ کے ناپاک عقیدہ سے دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیلائی ہیں۔ مگر مسلمانوں کی حالت ایک طرح ان سے بھی زیادہ شرمناک وقابل ملامت ہے کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تو ایمان کے ساتھ عمل صالح کو ضروری ولازمی قرار دیں۔ حتی کہ ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی ایمان کے نرے زبانی جمع خرچ کو کافی بتلایا گیا ہو۔ بلکہ جہاں اٰمنو آیا ہے۔ وہاں عملو الصٰلحت بھی ضرور ہی موجود ہوگا۔ اور مسلمان ہیں کہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے ضالین کی طرح خالی اقرار باللسان پر تکیہ کر بیٹھے ہیں کہ بس بہشت کا پٹہ لکھا گیا اب عمل صالح کی کیا ضرورت ہے؟ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ خیر۔ اس موقعہ پر اسلام کی حقیقت اور افضلیت ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خاص کر جبکہ اسلامی اخبارات (کے ایڈیٹر) جن کی طرف ہمارا روئے سخن ہے۔ عموماً خود بھی اس بارہ میں ہم سے متفق ہیں۔ اگرچہ بدنصیبی سے ان میں بعض عملی یا اعتقادی دہریے ہی ہوں۔

یہاں اس پر بھی خامہ فرسائی کرنا ہمارا مقصود بالذات نہیں کہ آیا ان نام صاحبان دین اور محبان ملت نے عام طور سے حمایت دین اور حب ملت کا فی الاصل کہاں تک حق ادا کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ ہمیں صرف ایک بارۂ خاص میں ان کی حُب وحمایت کو دیکھنا ہے۔

معزز ناظرین بدر کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی اخباری دنیا میں کچھ عرصہ سے اشاعت اسلام کا چرچا ہو رہا ہے۔ بہت سے اہل قلم زور کے ساتھ یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ مہذب اور روشن خیال اقوام یورپ وغیرہ پر اگر اسلام کی صداقتیں اور محاسن معقولیت اور متانت سے پیش کئے جائیں اور یہ ثابت کیا جاوے کہ جہاں اکثر دیگر مذاہب بحالت موجودہ عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے نزدیک قابل قبول نہیں رہے۔ وہاں اسلام بفضلہ روز بروز برحق ثابت ہوتا جاتا ہے۔ حتی کہ آج کل کی حیرتناک انسانی ترقیات اور سائنس وفلسفہ بھی سب کے سب مل کر اس کی بنیادوں کو جو خود خدا تعالیٰ لایزال کی ڈالی ہوئی ہیں۔ ذرا نہیں ہلا سکتے۔ تو ممکن ہے۔ کہ شائستہ قومیں اس دعوت کو خوشی اور شکر گزاری سے قبول کریں۔ کیونکہ صلیب پرستی وغیرہ کے گندہ اور مجروح عقیدوں سے ان کے اکثر وبیشتر سمجھدار افراد کلی بیزار ہو چکے ہیں۔

اس معاملہ میں کسی نے تو (خاص کر جاپان کی طرف) اسلامی مشن کا بھیجا جانا تجویز کیا۔ اور کسی نے حقیقت وصداقت اسلام پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا بکثرت بلاقیمت شائع ہونا۔ لیکن بعض حاضرین نے جن کو ہم فہمیدہ۔ روشن خیال۔ آزاد طبع۔ اہل الرائے ہونے کے علاوہ حق گو اور انصاف پسند بھی ملتے ہیں مگر ایک حد تک۔ یہ بات قرار دی کہ ریویو آف ریلیجنز کو جو اس وقت حمایت واشاعت اسلام کی خدمت مغربی ممالک میں بوجہ احسن انجام دے رہا ہے۔ حتی کہ بعض کی رائے میں یہ مہتم بالشان کام اس معقولیت۔ متانت اور زور وشور کے ساتھ اب تک کسی اسلامی پرچہ سے بھی نہیں بن پڑا۔ بلاد یورپ وغیرہ کے لئے اعلائے کلمۃ الحق کا آرگن مانا جاوے۔ اور متفقہ قومی اعانت سے اس کی وہاں اک بڑے پیمانہ پر بالاستقلال اشاعت ہوتی رہے۔ اخبار وطن لاہور کے باہمت ایڈیٹر صاحب نے تو یہاں تک بیڑا اٹھایا۔ کہ اس کار خیر میں اس قدر امداد ہم اپنی گرہ سے دیں گے اور اپنے خریداروں سے دلائیں گے۔ لیکن افسوس کہ بہتوں کو جنہیں حمیت اسلام کے بڑے بڑے دعوی ہیں۔ اتنی بھی توفیق نہ ہوئی۔ کہ زبانی باتوں سے ہی اک صریح اور مسلمہ امر حق کی تائید کر گذرتے۔

یہ کیوں؟ محض اس لئے کہ ریویو موصوف سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ ان کی زبان وقلم سے اس کی واقعی خوبیوں کا اعتراف کرنا بھی ان کے مشرب میں کفر ہے۔ کاش یہ نادان چشم بصیرت رکھتے اور سلیم الفطرت ہوتے۔ تو اور کچھ نہیں اتنا ہی سوچتے۔ کہ احمدی سلسلہ یا ان کے لفظوں میں قادیانی مشن اگر (نعوذ باللہ) حق پر نہیں بلکہ گمراہی میں پڑا ہوا ہے۔ تو پھر اس کے لیڈروں کو دین حق کی پرزور خدمت وحمایت کی ایسی توفیق کہاں سے ملی جسے یار و اغیار سب مانتے۔ اور داد دیتے ہیں۔ اسلام کی جو معنی خیز فلاسفی اسے سوجھی ہے۔ دین الفطرت کی تائید میں جیسے جیسے زبردست اور مسکت دلائل اور کتاب اللہ کے جو جو حقائق ومعارف یہ فرقہ اور اس کا امام (علیہ السلام) پیش کرتا ہے۔ اُن تک اوروں کی عقول واذہان کی رسائی کیوں نہیں ہے؟ کیا اس وقت مسلمان علماء قرآن وحدیث کا گھاٹا پڑا ہوا ہے۔ لاکھوں نہیں تو ہزاروں اب بھی اس ایک ہی ملک میں موجود ہوں گے۔ لیکن اصل میں بات یہ ہے۔ کہ مامور من اللہ امام وقت کے انکار کا وبال ونکال ہے۔ جو انہیں سچی بصیرت سے اور مغز کتاب اللہ کے فہم سے محروم کر رہا ہے۔ اگر ان میں اہل نظر ہوتے۔ اگر ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتیں۔ تو امام علیہ السلام کی بھی شناخت کر لیتے۔ کہ عین ضرورت کے وقت آسمانی تائیدوں۔ نصرتوں۔ اور نشانوں کے ساتھ آیا ہے۔ تب قرآنی حقائق ومعارف بھی اُن پر کھولے جاتے۔

اسی لحاظ سے ہم ان معاصرین پر بھی افسوس کئے بدون نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے اشاعت اسلام کے متعلق ہمارے ریویو کو پسند و منتخب کرتے وقت رائے دی۔ کہ اس میں یا تو قادیانی مشن کے دعاوی کا بالکل ذکر ہی نہ ہوا کرے یا اگر ہو تو ان کے لئے ایک علیحدہ ضمیمہ جاری ہو۔ جو صرف مرزائی (یعنی احمدی) خریداران ریویو کے پاس جایا کرے اور اس کی جو کاپیاں غیر ممالک کو بھیجی جاویں۔ ان میں وہ ضمیمہ نہ شامل کیا جاوے۔ ہمارے افسوس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ توفیق الٰہی کا جو اصول یا معیار ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اسے ان حضرات نے یا تو سمجھا ہی نہیں۔ یا عمداً نظر انداز کر دیا۔ اگر صورت اولیٰ ہو تو انہیں سلسلہ احمدیہ کی نسبت کوئی رائے لگانے سے قبل کتاب اللہ و سنت انبیاء کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے دوسری صورت میں گمان غالب یہی ہوگا۔ کہ انہوں نے اپنی دنیوی کاروبار کی کساد بازاری سے ڈر کر ایک سلسلہ حقہ کی تائید سے گریز کیا۔ اور اس صورت میں ہم نہ تو ان کا مشورہ قابل قبول سمجھتے ہیں۔ نہ ان کی امداد قابل قدر و وقعت۔ کیونکہ وہ بالکل "تحسین ناشناس" کے مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک دین کا خود حامی ہے۔ وہ اس کی حمایت و اشاعت کے خاطر خواہ سامان بغیر ایسی امدادوں کے بھی بہم پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس کی تائید و نصرت کا ہاتھ آج نہیں کل سہی کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہو کر رہے گا۔

مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو کی جو چٹھی اس بارہ میں وطن نے شائع کی تھی۔ وہ تو خاکسار راقم کی ناچیز رائے کے مطابق تھی۔ لیکن بعد میں خواجہ کمال الدین صاحب نے جو اطلاع ایڈیٹر صاحب اخبار وطن کو دی۔ کہ بالآخر علیحدہ ضمیمہ کی تجویز پاس ہو گئی ہے (ٹھیک لفظ مجھے یاد نہیں۔ مفہوم و ماحصل قریباً یہی تھا) اس کی اصلیت افسوس کہ ٹھیک ٹھیک اب تک معلوم نہیں ہوئی۔ ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی منظوری کسی ضرورت و مصلحت سے دیدی ہو۔ جو میری عقل ناقص میں اب تک نہیں آئی۔ ورنہ مولوی محمد علی صاحب تو خیر ایک محترم رکن ملت ہیں۔ مجھ جیسے ناچیز ممبر جماعت احمدیہ کی طبیعت یہ گوارا نہیں کرتی۔ کہ دعوت اسلام میں اس سلسلہ حقہ کا ذکر نہ آنے دیا جائے۔ چہ جائیکہ خود حضرت ممدوح ۲ جو اس جماعت کے امام ہیں۔ ان کی غیرت اسے گوارا کرے۔ جس سے اخباری حضرات کو طرح طرح کی چہ میگوئیوں اور طعنہ زنیوں کے موقعے مل سکتے ہیں۔

چنانچہ اخبار وکیل امرتسر نے (جس کے ایڈیٹوریل سٹاف میں خاکسار راقم بھی چند سال تک رہا ہے اور یہی وجہ اس کے ساتھ میری خاص دلچسپی و ہمدردی اور خصوصیت سے اس کا ذکر کرنے کی ہے) آخر اپنی ایک تازہ اشاعت میں لاینحل سوال کے عنوان سے لکھ ہی دیا۔ کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) اشاعت اسلام کی مجوزہ سکیم میں اپنے دعاوی سے دستکش ہونے لگے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے معقول و متین پرچہ کو اس بارہ میں دور اندیشی و سکوت اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ تاوقتیکہ پوری تحقیق کر کے اس بات کا ثبوت بہم نہ پہنچا لیتا۔ کہ واقعی حضرت مرزا صاحب اپنے دعاوی چھوڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ جس کا ہمیں کبھی اور کسی طرح بھی یقین نہیں آ سکتا۔ محض جداگانہ ضمیمہ کی منظوری اگر وہ فی الحقیقت کسی مصلحت سے دیدی گئی ہو ترک دعاوی کے مرادف ہرگز نہیں سمجھی جا سکتی۔ جس کی اصلیت پر امید ہے کہ ہمارے قومی آرگن الحکم اور بدر جلد تر بتفصیل روشنی ڈالیں گے۔

غرض کہ سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں یہ حال ہے ان اسلامی اخبارات کا جن کو معقولیت اور حمایت حق کے بڑے بڑے دعوے ہیں۔ ہزارہا میل دور کے پولٹیکل معاملات پر ان میں جو طول طویل بحثیں ہوتی ہیں۔ ان کا ماخذ تو خبر رپوٹر کے پیغامات تار ہوتے ہیں۔ جن کی دروغ بیانی کی شکایات بھی اکثر انہی سے سننے میں آئی ہیں۔ لیکن سلسلہ احمدیہ کے مرکز کی صحیح خبریں بہم پہنچانے کی تو نہ انہیں پروا معلوم ہوتی ہے۔ نہ ضرورت۔ مگر باایں ہمہ دخل در معقولات بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔ بات یہ ہے۔ کہ جیسے دولت عثمانیہ کی بہر حال تائید ان کا سیاسی عقیدہ و ایمان ہے۔ یا گورنمنٹ عالیہ اور اس کے عمال پر جا و بیجا حملے اور نکتہ چینیاں کرتے رہنا کانگریسی پرچوں نے اپنا ایک مقدم فرض اہم سمجھ رکھا ہے۔ ایسے ہی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ استہزاء اور بے سوچے سمجھے عیب چینی و طعنہ زنی ان اولعالی "فدائیان قوم" نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ جس کا ثبوت طوطئے ہند جیسے البلہ فریب پرچے بارہ مہینے دیتے رہتے ہیں۔ تو وہ اخبار جن میں ذرا ظہور متانت۔ معقولیت یا مآل اندیشی کی صلاحیت ہے۔ کبھی کبھی ہی دل کی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ کبھی کبھی کی ایک وجہ میرے خیال میں یہ ہوگی کہ انہیں قومی جھگڑوں سے اتنی فرصت نہیں۔ ورنہ شاید اس کار خیر میں زیادہ حصہ لیتے۔ حالانکہ قوم کبھی قوم بن نہیں سکتی جب تک کہ وہ کتاب و سنت میں غور و تدبر کر کے اصول اتحاد کے مطابق ایک مسلمہ امام کے ماتحت بانی قوم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بلکہ خود خدائی قوم کے بتلائے ہوئے سیدھے رستہ پر نہ چلے۔ اور اس کے ثبوت میں کہ قوم نے وہ صراط مستقیم کو چھوڑ دیا ہے ہم خود انہی "فدائیان قوم" کی بہتیری تحریریں پیش کر سکتے جو مسلمانوں کو محتاج اصلاح تو سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے نزدیک کسی منجانب اللہ مصلح و مامور کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خانہ ساز ریفارمیشن ہی سے یہ کام نکل جاوے گا۔ حالانکہ غیر مامور ریفارمروں کی خواہ کیسی ہی کامیابیاں موجود ہوں۔ مگر مسلمانوں کے عقاید و اعمال اور اخلاق کی اصلاح میں ان کی ناکامی بالبداہت ہماری خیال کی زندہ شہادت پیش کر رہی ہے۔ ان لوگوں کے قومی مرکز کا آرگن (علی گڑھ گزٹ) جہاں تک خاکسار راقم کو معلوم ہے اب تک اس بحث میں ساکت رہا ہے۔ خدا جانے کہ اس کی اصلی وجہ کیا ہے۔ مگر اس سے عصر جدید جیسے چھچھورے پرچوں کے بالمقابل کم از کم اس کی متانت کا ضرور پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ متانت بھی جبھی تک قابل تحسین سمجھی جا سکتی ہے۔ جب تک کہ اخفائے حق اور سکوت قدر ناشناس کے درجہ کو نہ پہنچے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ ان سب اسلامی اخباروں کو معرفت امام کی توفیق اور حق و باطل کی تمیز عطا فرماوے۔ اور اس طرح ان کی دوسری کوششیں بھی جو مسلمانوں کی بھلائی کے لئے قومی رنگ میں کم و بیش کر رہے ہیں۔ اکارت نہ جاویں۔ آمین

خاکسار احمد حسین احمدی۔ فرید آبادی۔ مینجر رفیق ہند ایجنسی امرتسر

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۶ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء	۱۰۴۳	سلطان احمد خان صاحب	[illegible]
۶	-	محمد حسین صاحب	[illegible]
۶	۱۰۹۱	خواجہ کمال الدین صاحب	[illegible]
۷	۶۹۶	حاجی امیر الدین صاحب	[illegible]
۷	۱۱۴۱	سیٹھ موسےٰ خان صاحب	[illegible]
۷	۱۰۶۸	غلام دستگیر صاحب	[illegible]
۹	۲۳۰	فضل محمد صاحب	[illegible]
۹	۸۳۴	مستری قطب الدین صاحب	[illegible]
۹	۲۵۱	غلام حید صاحب	[illegible]
۱۰	۹	اصغر علی صاحب	[illegible]
۱۲	۱۱۳	محمد ابو الحسن صاحب	[illegible]
۱۲	۱۰۶۷	سید ولایت شاہ صاحب	[illegible]
۱۳	۱۰۲۶	چراغ الدین صاحب	[illegible]
۱۳	۳۳۲	غلام احمد صاحب	[illegible]
۱۳	۱۰۵۶	مراد علی صاحب	[illegible]
۱۳	۱۵۷۰	منشی بہادر علی صاحب	[illegible]
۱۳	۵۹۸	اللہ دتا صاحب	[illegible]
۱۳	۴۷۸	منشی عبد الغفور صاحب	[illegible]

ایک دجالہ کی کارروائی

کیا اب بھی مسلمان عیسائی مشنوں کو اپنا گھر نہیں جانتے رہیں گے؟

ایک تازہ واقعہ جو آج کل دہلی میں ہوا ہے۔ وہ سنانا ہوں کچھ دنوں سے دہلی شہر میں مشنوں کا یہ کام جاری ہے۔ اکثر گھروں میں مسلمانوں کے جا کر تعلیم صنعت و حرفت کے بہانے سے اپنی انجیل کی منادی کرتی رہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ شدہ شدہ یہ ہوا کہ چند ایک نوعمر نوجوان لڑکیاں مسلمانوں کی ورغلائی گئیں۔ اس کا بہت شور و غل ہوا۔ مگر مسلمان ناکام رہے۔ آخری واقعہ ماہ رمضان میں یہ پیش آیا کہ ایک مسلمان معروف بہ نواب بربٹ والا جو کوچہ میر عاشق میں رہتا تھا کے گھر مس صاحبہ اس کی نوجوان نا کتخدا لڑکی کو تعلیم و تربیت سکھلانے کے واسطے نہیں۔ بلکہ عیسائی بنانے کے لئے آیا کرتی تھیں۔ اور ان ایام آمد و رفت میں ان کا جادو دختر ناکتخدا پر پورا اثر کر گیا۔ والدین دختر نے اس کی شادی کی طیاری کر کے تاریخ نکاح مقرر کردی۔ جو بہت تھوڑے دن کی تھی مس صاحبہ کو اس کا علم ہوا انہوں نے جانا کہ بعد شادی اس مسحورہ کو لے جانا دشوار ہوگا۔ کیونکہ ایک مستقل دعویدار اس کا خاوند موجود ہو جاوے گا۔ سنا ہے کہ بی بی نیل مرام اس کی شوہر کے اس کو لکھا خود جاوین۔ چنانچہ جب کہ شادی میں چند ہی روز باقی رہے۔ تو مسیح کی بھیڑیئے اس دختر کو بہ رضامندی اس کی کسی بہانے سے گاڑی میں سوار کرا مشن ہوس میں آ داخل کیا۔ اور نہایت محبت و اخلاق سے اس کو رکھا گیا۔ دختر کے والدین و برادران حقیقی نے مطلع ہوتے پر زنانہ مشن میں دختر کو واپس لینا چاہا۔ مگر مس ہتار برن صاحبہ منتظمہ مشن نے بذریعہ چٹھی ان کو حوالہ پولیس کر دیا۔ جہاں سے چالان ہو کر عدالت مسٹر کرتی سنگھ صاحب مجسٹریٹ سے مصلحتاً ان کو دلاسا تسلی دیکر بری کر دیا۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اگر دعویٰ ہے۔ تو بذریعہ عدالت وصول دختر کا استغاثہ کرو۔ بجز ایک چند علماء دہلی یعنی مولوی عبد الحمید صاحب واعظ و مولوی شرف الحق وغیرہ و والد دختر نے ایک باضابطہ استغاثہ عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میں اغوا دختر نابالغہ کا دائر کر دیا۔ صاحب ممدوح نے وہ عرضی اسی عدالت میں جس سے پہلے چالان پولیس کا فیصلہ ہوا تھا سپرد کرائی۔ وہ عرضی قریباً دو ماہ تک زیر تجویز رہی جس سے دختر مفرورہ بخوبی مس صاحبان سے مانوس ہو گئی۔ اور قابل اطمینان مس صاحبہ وہ مذہب عیسائی میں داخل ہو چکی۔ تو استغاثہ مذکور کسی فریق کی درخواست سے عدالت کرتی سنگھ صاحب سے منتقل ہو کر خود صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آ گیا۔ لیکن جبرانی پر اس کا آخری فیصلہ ہوا۔ والد دختر کو کسی نامعلوم ذریعہ سے یہ اطمینان دلائی گئی کہ اگر تیری لڑکی تیرے سامنے آ جاوے گی۔ تو وہ فوراً تیرے ساتھ چلی آوے گی۔ پس تو صرف یہ کوشش کر کہ میری لڑکی جو عرصہ دراز سے مشنوں کے پاس ہے۔ مجھ کو ملادی جاوے۔ اگر وہ میرے ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئی تو مجھ کو مل جاوے۔ اور اگر مس صاحبہ کے ساتھ رہنے پر رضامند ہوئی۔ تو مس صاحبہ کو مل جاوے۔ اس مدعا افتادہ پدر دختر نے یہی بیان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھوا دیا۔ اس بنا پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے باطمینان وے دختر کو مع مس صاحبہ عدالت میں بلوا دیا اور تھوڑی دیر کے لئے اجازت دی۔ کہ اپنے والد سے علیحدہ گفتگو کرے۔ اس کے بعد بیان ہوگا۔ والد بزرگوار نے نہایت ہی منت خوشامد عرض معروض اپنی مہربان دختر کی خدمت میں کی۔ بمراہ مولوی شرف الحق صاحب۔ مگر اس نامہربان دختر نے صاف جواب دیا کہ اے بڈھے باپ۔ میں تیرے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ خواہ تو مر جا یا قید ہو جا یا کچھ کر۔ اس کے بعد صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بمواجہہ فریقین دختر معصومہ کا بیان لکھا۔ جو حسب ذیل ہے۔ کہ میرے باپ اور بھائی مجھ سے بازار میں پیشہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور حرام کاری کے ذریعہ سے مجھ کو کچھ کما کر کھلا۔ اس لئے یہ کام مجھ کو منظور نہیں ہے۔ میں بہ رضامندی اور خوشی سے بلا تحریک غیری ایسے ماں باپ کو جو حرام کاری مجھ سے کرانا چاہتے ہیں۔ چھوڑتی ہوں۔ اور اپنی محسنہ و محترمہ ہمدم و غمگسار مس ولیم یا مس ہتار برن صاحبہ کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔ میری عمر بائیس سال کی ہے والدین جو پندرہ سالہ مجھ کو بتلاتے ہیں۔ غلط ہے۔ پس یہ بیان لکھا۔ اور دعویٰ ڈسمس۔ دختر حوالہ مس صاحبہ ماں باپ بھائی محروم و نامراد بیچارہ واپس۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس پر آج کل دہلی میں مسلمانوں کے گرما گرمی سے جلسے ہو رہے ہیں۔

دوسری تازہ خبر - میرزا حیرت مجدد دہلی نے استغاثہ بابت ہتک عزت ان ملازمان پر دائر کر دیا جنہوں نے خود بندوبست کو مارپیٹ کی تھی۔ اس کے دوسرے دن ملازمان نے بھی حضور کے برخلاف استغاثہ مضبوط وجوہات سے دائر کر دیا۔ دیکھئے پیشی قریب ہے۔ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ حیرت نے اخبار میں اس مارپٹائی کی نسبت یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ ہم کوئی دعویٰ نہیں کریں گے۔ مگر شاید بجز کسی الہام کی بنا پر یا خواب حیرت کی یہ استغاثہ آپ نے دائر کر دیا ہے۔ مبرہ سے رہی سہی عزت بھی برباد ہو جاوے گی۔

قاسم علی احمدی

یہ اشتہار ناروول میں تقسیم کئے گئے۔

اشتہار (اختصار)

مولوی اسماعیل کا فرار

جملہ احباب مسلمان ناروول پر عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخوبی واضح ہے کہ مولوی اسماعیل جو حدیث اہل حدیث بتین جماعت حنفیہ کا بانی سمجھتا ہے۔ بار بار جماعت احمدیہ کی جانب بذریعہ تحریرات کے کہتا رہا کہ اگر آپ لوگوں کو تحقیق حق کا کچھ بھی شوق ہے۔ تو آؤ ہمارے مقابلہ کر لو میدان بحث میں نکلو اور حضرت مسیح ابن مریم کی حیات وفات اور نیز مرزا صاحب کے جملہ دعاوی کے ہر ایک پہلو پر بحث کر کے تمام افراد اہل اسلام پر واضح کریں کہ از روئے قرآن کریم و احادیث صحیحہ کے احقاق حق بجانب کس فریق کے ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کی طرف ہر ایک رقعہ کا جواب یوں ہی تحریر کیا جاتا رہا کہ ہم دونوں فریق کو مناسب نہیں کہ بازاروں میں اکھاڑے لگا کر دیگر مذاہب اسلام پر ہنسی کرائیں۔ مگر آپ بار بار بہاری ہر تحریر کا یوں جواب ذرا تے گئے کہ مجھ کو نہیں معلوم خفیہ بحث کرنا ہم کو قطعاً منظور نہیں ہے جب تک آپ لوگ جو صحابہ کرام کے مثیل بنتے تھے صحابہ ہی کی طرح بلو در تک میدان میں نہ نکلیں۔ پس ہم آخر کار جماعت احمدیہ نے مولوی اسماعیل کو مجبور کر آپکی بار بار کی درخواست سے علانیہ بحث کرنے کو قبول کر لیا اور ایک حوالی تحریر مندرجہ شرائط طریق مباحثہ کے مولوی صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی جس میں خلاصۃً یہ لکھا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے احمد الدین ہی مقرر رہیگا اور تم خود آپ یا جس کو چاہیں کھڑا کر سکتے ہیں اور ہر فریق ڈیڑھ گھنٹے تقریر کریگا وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ جب یہ رقعہ مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا تو آپ ہماری مستعدی بحث کرنے کے لئے دیکھ کر جو اس باختہ ہو گئے اور وہ جوش جو پہلے الو لب کی طبیعت میں شعلہ زن ہو رہا تھا یکبارگی ہی کالعدم ہو گیا اور آپ نے نہیں محض ایک لاف زن سمجھ کر شہر میں گئے مولویوں کی پاس جانے کہ کوئی ہے جو مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے احمدیوں سے بحث کرے لیکن سب نے انکار کر دیا۔ بالآخر جب مولوی صاحب اپنے شہر والوں سے مایوس ہو گئے تو دیگر بیرون جات کی طرف سوچنے لگے کہ کس عالم کو منگوایا جاوے جو بخوبی مقابلہ کر سکے آپ کی نظر وہ علماء پر پڑی جو موضع دودہ ضلع گوجرانوالہ میں متمکن ہیں۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ ہم بوجہ رمضان ۔ ۔ ۔ کے قریباً پونے دو ماہ کا ہو گیا ہے میں بحث کرنے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ سن کر گشت کرتے ہوئے جناب مولوی خدا بخش صاحب تشریف آور ہوئے مگر انہوں نے کہا کہ یہ طبع کارروائی کیواسطے مبلغ (۵۰) جمع کرو۔ تب مباحثہ کروں گا۔ اسماعیل کو توفیق نہ ہوئی کہ کر سکے اور بالآخر آج مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء کا یوم آ گیا ہے لیکن کوئی عالم میں تشریف لا کر مقابلہ نہ ہوا۔ اب ہم مولوی اسماعیل صاحب سے پوچھتے ہیں کہ مقابلہ کے لئے بلا کے کیا نہ لایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے صادق المصدوق مسیح موعود کو کاذب بنا کر اس الہام کے مصداق بنتے ہو کہ انی مہین من اراد اہانتک۔ الراقمان۔ خاکساران جماعت احمدیہ ناروول ضلع سیالکوٹ۔ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہب عیسوی کا فرقہ مارمن

(سلسلہ کیواسطے دیکھو نمبر ۸- ۲۳ فروری سنہ ۶ء)

اس فرقہ کے بانی جوزف سمتھ کے مختصر حالات ہم آگے درج کر چکے ہیں۔ یہ شخص اس فرقہ کے درمیان نبی اور رسول مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا الہام جو اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت جس قدر فرقے مذہب عیسوی کے دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب غلط راہ پر ہیں۔ اور سب سے خدا ناراض ہے۔ سمتھ صاحب کو الہام ہوتا ہو یا نہ ہوتا ہو کم از کم اس میں شک و شبہ نہیں کہ یہ الفاظ بجائے خود درست اور صحیح ہیں۔ کہ عیسائیوں کا کوئی فرقہ راہ حق پر نہیں ہے۔

یسوع امریکہ میں اس فرقہ کا یہی عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح بعد واقعہ صلیب امریکہ میں نمودار ہوا تھا۔ اور وہاں کے لوگوں کی ہدایت کی تھی۔ اور اس کے صحف اور بائیبل اب تک وہاں موجود ہے اور اس کا ترجمہ بھی چھاپ کر شائع کیا گیا ہے جس کو بک آف مارمن (Book of Mormon) کہتے ہیں۔ یہ کتاب میں نے انگلینڈ سے منگوائی ہے۔ اس میں بائیبل کے قصے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ بعینہ اسی طرح درج ہیں۔ اور علاوہ ان انبیاء کے جن کا ذکر بائیبل میں موجود ہے کچھ نئے قسم کے نام بھی ہیں۔ یسوع کے زمانہ میں غالباً ایشیا کے امریکہ جانے کے واسطے کوئی راستہ کھلا نہ تھا۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ حضرت عیسے نے ایک لمبی عمر پائی تھی۔ اور کچھ ٹھیک تاریخ معلوم نہیں۔ کہ وہ کب ہندوستان میں آئے۔ اس واسطے کہہ نہیں سکتے۔ کہ ہندوستان میں پہنچنے سے پہلے اور کشمیر میں سکونت اختیار کرنے کے ماقبل آپ کہاں کہاں گشت کرتے پھرے ہوں۔

تعدد ازدواج ایک خاص مسئلہ اس فرقہ کا جس کے سبب سے یہ فرقہ بہت ہی مشہور ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ان کا ایمان اور عقیدہ اور باوجود سخت مخالفت کے یہ عمل ہے۔ کہ عورتیں بہت کرنی چاہئیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے جس کی میرے ساتھ خط و کتابت ہے۔ مجھے اپنی تصویر بھی بھیجی ہے جس کے ساتھ اس کی پانچ بیویوں کی تصویریں بھی ہیں۔ اور وہ پانچوں بیویاں ایک ہی وقت میں اس کے پاس ہیں۔ ان لوگوں کا مذہب ہے اور یہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کے ساتھ جو بہت سی عورتیں رہا کرتی تھیں وہ سب کی سب ان کے نکاح میں تھیں۔ ورنہ اس بے تکلفی کے ساتھ غیر عورتوں کو اپنے پاس رکھنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ امریکہ کے دوسرے عیسائی ان بیچاروں کو اس عقیدہ کے سبب بہت کچھ دکھ پہنچاتے ہیں۔ اور ان کو بدمعاش قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ للکار کر عیسائی دنیا کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ تم میں سے کون ہے جو بدکاری سے بچا ہوا ہے اور اس بدکاری کا جو یورپ میں پھیلی ہوئی ہے۔ اصلی موجب یہی کہ ایک سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں لانا عیسائی دین کے مطابق منع ہو چکا ہوا ہے۔

موجودہ بائیبل اس فرقہ کے عقاید کے مطابق موجودہ بائیبل بالکل اصلی حالت پر نہیں ہے بلکہ اس میں بہت کچھ تحریف اور تغیر ہو چکا ہے اور کئی ایک صدقتیں اب اس میں شامل نہیں ہیں۔ جو کہ ابتدا میں تھیں لیکن مارمن کی کتاب کے ساتھ ملکر یہ درست ہو جاتی ہے اور اپنی حالت پر آجاتی ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

گستاخ مہذب دنیا یورپ امریکہ کی مہذب دنیا میں ان گستاخ لوگوں کا گروہ دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اور زور پکڑتا جاتا ہے۔ جو یسوع مسیح کے حق میں بہت سخت کلامی کرتے ہیں۔ اور ایک افراط و تفریط کا مجموعہ قائم ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو پادری لوگ یسوع کو خدا بناتے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں میں سے ہی ایسے لوگ بکثرت پیدا ہو رہے ہیں۔ جو یسوع کا نام نہایت گستاخی سے لیتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر اس جگہ میں اخبار ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء میں سے ایک شخص کے چند الفاظ کا ترجمہ کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو۔ ایل۔ کے۔ ڈبلیو کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ وہ جو کوئی یسوع کے قدم بقدم چلیگا۔ وہ ضرور ناکام ہوگا۔ جیسا کہ یسوع ناکام ہوا۔ تمام دنیا کی تاریخ میں نامرادی کی کوئی مثال یسوع کی نامرادی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ یسوع کو کسی امر میں بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ وہ ہر امتحان میں فیل ہوتا رہا۔ والدین کے حقوق کے ادا کرنے میں وہ فیل ہوا۔ ہم وطنی کے حقوق کی ادائیگی میں فیل ہوا۔ نبوت کے کام میں فیل ہوا۔ وعظ کے پیشہ میں فیل ہوا۔ انسانیت کے خواص دکھانے میں فیل ہوا۔ نجات دہندہ بننے کی کارروائی میں فیل ہوا۔ اس کا دوالہ اس شخص کی طرح نکلا۔ جس پر ہزاروں کا قرضہ ہو۔ اور جائداد ایک کوڑی بھی نہو۔ جھوٹے معجزات دکھا دکھا کر مفت میں روٹیاں اڑاتا رہا۔ ساری عمر میں کبھی اپنی محنت سے روٹی نہ کمائی۔ اس کی کہانی اخلاق کو بگاڑنے والی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کے چال چلن پر برا اثر ڈالتی ہے۔ اس کا کوئی کام قابل ذکر نہیں۔ اس کا کوئی کلام یاد رکھنے کے لائق نہیں۔ . . . . وغیرہ وغیرہ۔ میں کہاں تک ان الفاظ کا ترجمہ کرتا جاؤں۔ ایک نبی کے حق میں ایسے کلمات لکھتے ہوئے دل خوف کھاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ موجودہ اناجیل میں سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ اور یسوع کی طرف خدائی کا جو دعویٰ منسوب کیا جاتا ہے۔ وہی لوگوں کو مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس کے حق میں ایسے واقعات کھلے منہ بولیں۔ یہ بھی انگریزوں کی جرأت ہے۔ جو ایسا کر رہے ہیں۔ ورنہ ایک مسلمان باوجود ان تمام گالیوں کے سننے کے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ پاکوں کے سردار اور پاک بازوں کے امام کے حق میں پادری لوگ بولتے ہیں۔ بیچارے مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتے۔ کہ حضرت مسیح کے حق میں ایسے کلمات بولیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کا جواب انہیں کے ہم وطن بھائیوں سے دلا دیا ہے تاکہ ان کو نصیحت حاصل ہو۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے مل سکتی ہیں

حمائل التفسیر۔ مجلد مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب قیمت ۔/۳
تفسیر القرآن بالقرآن " " " ۔/۱۲
تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی " " " ۔/۱۲
تذکرۃ القرآن۔ مجلد " فی سال
مفتاح القرآن۔ مصنفہ عبد الحکیم خانصاحب ایم بی ۔/۴
مفتاح العرب " " " رسالہ ۔/۸
جامع العلوم۔ " " " مجلد بلا جلد ۔/۸
میڈیکل سائکلوپیڈیا انگریزی " " " مجلد بلا جلد ۔/۸
مفید عام " " " ۔/۲
تشخیص الامراض " " " ۔/۴
رسالہ اعضائے مخصوصہ " " " ۔/۸
مفید النساء والصبیان " " " ۔/۲
الذکر الحکیم نمبر ۱ ۔/۲
نور الدین ۔/۸
انوار اللہ ۔/۸
تشحیذ المومنین ۔/۴
تفسیر سورہ جمعہ ۔/۴
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔/۷
مجموعہ ازالۃ الوسواس ۔/۴
الفرقان ۔/۲

عام اخبار

ہندوستان میں پچھلے ہفتہ طاعون سے ۵۰۸۰ موتیان ہوئین۔ ہفتہ سابق میں ۷۰۰۰ تھیں۔

پچھلے ہفتے پنجاب میں طاعون سے ۲۶۲۰ موتیان تہین۔ صوبجات متحدہ میں ۱۸۹۰ تھیں۔

حضور وائسرائے ۲ - اپریل کو دہلی ہوکر سرگودہ میں ٹھہرین گے اور کوئٹہ ہوتے پشاور پہنچین گے۔

بدھوار کو کلکتہ میں سخت طوفان۔ بارش کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ وسط مارچ غیر معمولی ہے۔

کارخانجات بمبئی میں کام کرنے کے گھنٹے۔ لنکاشایر کے کارخانہ دار پارچہ بافی کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن کل مسٹر مارلے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا یہ بیان تھا۔ کہ بمبئی کے کارخانجات پارچہ بافی میں زیادہ گھنٹوں تک کام کیا جاتا ہے۔

مراکو کانفرنس۔ الجزایر کے اجلاس ملتوی ہو گئے اور جلد اس کے شکست ہونے کے آثار نظر آتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ گورنمنٹ براہ راست تصفیہ کریگی۔

فلپائن میں لڑائی۔ واشنگٹن کی سینٹ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے فلپائن میں عورتوں اور بچوں کے قتل کئے جانے کے متعلق مکمل رپورٹ طلب کی گئی۔

یادگار نلسن۔ ٹریفالگر کے معرکہ کارزار کے متعلق نیلسن نے جو نقشہ اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا اور جو ایک صدی سے گمنام چھپا ہوا تھا۔ لندن میں ۳۲۰۰ پونڈ میں نیلام ہوا۔

پٹنہ۔ پلیگ کا زور روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ بقول بہار ٹائمز کے صوبہ بہار میں اموات کی ہفتہ وار تعداد سات ہزار سے نو ہزار تک ہو گئی ہے۔ خدا رحم کرے۔ خاص میرے محلہ میں روزانہ ایک کیس ہو ہی جاتا ہے۔

اورنگ آباد ۱۰ - محرم حال کو یہان ایک عبرت انگیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ عصر کے وقت ایک درویش فاقہ کش مسافر شکل مسمی فدا حسین ایک شخص نے بوہرہ کی دکان واقع چوک پر اپنی فاقہ کشی کی تکلیف کا اظہار کرنا شروع کیا۔ لیکن جب بوہرہ مذکور نے ایک پیسہ دینے لگا۔ تو درویش نے نہ لیا اور اپنی حالت زار دکہائی جس پر خفا ہوکر دکاندار نے اس کو برا بھلا کہا۔ اور بہ سختی نکلوا دیا۔ اس پر فقیر غریب قبلہ رخ ہوکر کچھ بددعا کی۔ اور چلتا ہوا۔ اتفاق دیکھئے کہ بوقت ۸ بجے شب کے بوہرہ مذکور کے مکان سے ایک آگ کا شعلہ نمودار ہوا جس نے نصف گھنٹہ کے عرصہ میں اس کی دوکان اور ہر دو مکانات عالی شان کو تمام اسباب تجارت وغیرہ کے جلا کر خاکستر کر دیا۔ اس کے بعد دوسرے بوہری کی دکانات و مکانات کی طرف بھی آگ رجوع ہوئی اور ۲ گھنٹہ کے عرصہ میں تخمیناً چالیس عمارات عالی شان کو معہ تمام اسباب کے جلا دیا تعلقدار صاحب ضلع معہ دیگر عہدہ داران مقامی بروقت آ پہنچے۔ اور ہزاروں آدمی بھی آگ کو موجود ہو گئے۔ مگر آگ کے شعلے آسمان تک موج زنی کرتے رہے۔ دور دور تک کوئی کھڑا نہ رہ سکتا تھا۔ تخمیناً پچاس لاکھ روپیہ سے زیادہ نقصان کا اندازہ ہے۔ یہان کے جملہ بوہری متمول و تجارت پیشہ ہیں اور شہنشاہ عالمگیر کے زمانہ میں گجرات و سورت وغیرہ سے آئے ہوئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ بجز کثیر مالی نقصان کے جانی نقصان کچھ ہوا۔ سچ ہے۔ ؎

آتش سوزاں نکند با سپند
آنچہ کند دود دل دردمند

تحصیل جگادھری (ضلع انبالہ) ۲۰ فروری کی شب کے ہونچال میں موضع ددوو پور ضلع انبالہ تحصیل جگادھری کے سارے آدمی رات کو سوتے ہوئے مر گئے صرف تین آدمی بچے تحقیقات ہو رہی ہے۔

موضع بیٹرہ ضلع سہارنپور میں جو ایک کنواں سوکھا پڑا تھا۔ وہ بھی زلزلہ کی رات کو بھر گیا۔ اور آج پانی اس میں موجود ہے۔

آتشزدگی۔ ۱۰ - مارچ ۱۹۰۶ء کو کلکتہ میں جہاز مرہٹہ پر سخت آتش زدگی ہوئی۔ آگ سن کے گٹھوں میں لگی تھی۔ مسافر بچ گئے۔ سن کے گٹھوں اور چائے کے صندوقوں کو پھینکنے کی کوشش کی گئی۔ چائے کے ۲۰۷ صندوقوں میں سے ۳۰ اور سن کے ۳۱۵ گٹھوں میں سے تقریباً نصف اچھی حالت میں ہیں۔ باقی صندوق بھیگے ہوئے اور ناقص حالت میں ہیں

لاہور - ۱۵ - مارچ ۱۹۰۶ء "تین ماہ کے قریب نیند" تعجب ہے۔ کہ لاہور میں ایک یورپین ریلوے گارڈ برابر تین ماہ تک سوتا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں ایک بار بھی نیند سے بیدار نہیں ہوا۔ ساتھ ہی تعجب ہے۔ کہ کسی اخبار میں ہی آج سے پہلے اس کا ذکر نہیں چھپا حالانکہ صاحب ۵ - نومبر ۱۹۰۵ء کو ریل کی نوکری سے کئی رات بھر جاگتے رہنے کے بعد سوئے تھے۔ اور پھر ایسے سوئے۔ کہ ان کے جاگنے کی کوئی امید نہ رہی۔ کئی یورپین ڈاکٹروں نے انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ ڈاکٹروں نے مایوس ہو کر مریض کو اس کی قسمت پر چھوڑ دیا۔ البتہ پچکاری سے اس کے اندر یخنی داخل کرتے رہے۔ آخر ایک خانساماں نے سرینولے صاحب کی سیم کرتین پڑیہ دوائی دی۔ اور ان کے استعمال سے ایک ہی دن میں مریض قریب تین ماہ نیند سے بیدار ہو گیا۔ ڈاکٹروں کو تحقیقات کرنی چاہئے۔ کہ یہ کہیں افریقہ کا مہلک مرض "نیند" تو نہیں۔

ہے یا کچھ اور۔

آتش زدگی ۹ - موری دروازہ کے باہر بدررو کے اوپر سرکی بندوں کے محلہ میں چار بجے کے بعد آگ لگ جلنے سے قریباً چھ سات سو روپیہ کے پوڑے جل گئے۔ پمپ فوراً پہنچ گیا۔ اور زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا۔

دنیا کا اختتام ہونے والا ہے ؟

لوگ زلزلہ سے پہلے ہی ہراساں اور پلیگ سے برباد ہو رہے ہیں ان پر مسٹر گوورائل اسٹرونامیکل سوسائٹی کے ممبر کی یہ رائے کہ دنیا کا اختتام نزدیک ہے۔ نہایت خوفناک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ سورج ایک ستارہ سے ٹکرانیوالا ہے۔ جو اس کے قریب آرہا ہے۔ گیارہ سال کے بعد یہ ستارہ ۳ ہزار میل کے فاصلہ پر آجائیگا۔ اور ۱۲ سال کے بعد یہ ستارہ نظام شمسی کے یورنیس سیارہ کے راستہ میں سے گذریگا۔ بعد ازاں ایک ایسی ٹکر لگے گی جس سے سورج اور وہ ستارہ دونوں ذرہ ذرہ ہوکر ہوا کی شکل میں تبدیل ہو جائیں گے آدھ گھنٹہ میں دونوں ستاروں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ ٹکر نے سے اس قدر گرمی پیدا ہوگی کہ نہ صرف زمین بلکہ دیگر سیارے بھی جل جاوینگے۔

راجپوتانہ میں خیراتی کاموں پر ۱۰۱۷۲۴ قحط زدہ ہیں وسط ہند میں ۵۰ ہزار ہیں۔

ندوۃ العلمار کا سالانہ جلسہ امسال ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اپریل بنارس میں قرار پایا۔ کامیابی ہوگی۔

بمبئی - میں مرزا علی اکبر خاں دولت ایران کے قائمقام قنصل مقرر ہوئے۔ وہ تسلیم کئے گئے۔

جمعہ گذشتہ کو ایک نہایت خوفناک حادثہ ریلوے وقوع میں آیا۔ پورٹ لینڈ کا سٹیشن مشہور ہے۔

اس سخت حادثہ تصادم سے چالیس مسافر ہلاک ہو گئے ان میں سے ۱۵ مسافر جل کر راکھ ہو گئے۔

آسٹریلیا کے شہر سڈنی کے بارونق بازار میں جمعہ کو طاعون کی ۵ وارداتیں واقع ہوئین۔

آسٹریلیا کی ڈاک کا ارٹونہ نام دخانی جہاز پلائمتھ پہنچا۔ اس پر بھی ایک کیس طاعون پائی گئی ہے۔

فارموسا جنوبی چین میں تباہ کن زلزلہ

تار خبر - ۱۸ - مارچ ۱۹۰۶ء - بمقام کاگی واقعہ فارموسا سخت زلزلہ آیا۔ کئی سو مکانات تباہ ہو گئے۔ اور سینکڑوں انسانی جانین تلف ہو گئیں۔

تمام دنیا میں ہر طرف سے زلازل کی خبریں آرہی ہیں مگر ہمارا لیڈر اور اس کے ہم مشرب مولویوں کو نزدیک پیشگوئی تب ہی پوری ہو سکتی ہے جب کہ خاص لاہور یا امرتسر میں ہی زلزلہ آوے اور پھر وہ بھی ان کے گھر میں آوے۔ افسوس کہ کفار قدیم کی طرح ان لوگوں کا بھی یہی آوازہ ہے کہ خود انہیں زلزلہ آوے۔ وہ دوسروں سے عبرت نہیں پکڑ سکتے۔

صداقت کا جھنڈا

اِس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما کھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے

ممنون فندان۔ تو اب کسی کو امراض وآزار دندان تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہے مین درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت چیستے ہون۔ منہ سے بدبو آتی ہو دانت مین کیڑا لگ گیا ہو ایک دفعہ لگانے پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے احتیاطیون نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان محبوب کو استعمال کرین پھر دیکھئے کہ آپ کیوں کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ محبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین ہر کمزور کے لئے آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد محبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ لعمید مقام ایبٹ آباد ضلع گڈہ والے

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک ضلعش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تاربرقیاں ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا اڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین۔ اسی لئے تمام حلقوں میں نہائت عزت اور وقعت سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آج تک آپنے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے قیمت سالانہ صرف ساڑھے (ڈیڑھ) چار روپیہ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے درخواستوں کا پتہ۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دلچسپ اڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ تشحیذ الاذہان

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے ہی گذشتہ پرچون مین اشتہار پڑھتے رہے ہین۔ وہ یکم مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو قادیان دار الامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان مین جو کہ **حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد** صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے لئے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہون گے۔ جو گھر مین کئے جاتے ہین۔ یہ رسالہ طالب علمون کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستین بنام مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہون

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتوں کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقۃ مفید ہین۔

۱۔ محبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین اور اعصاب کو تقویت دیکر سکے کو کام کا بنا دیتی ہین دو ہفتہ کیلئے ۲ر

۲۔ حلوائی موصلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ ۳ر

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریوں سے ہو جاوے۔ اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے ۲ر۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دُھند۔ جالا۔ پھولا۔ بسل۔ خارش چشم۔ سرخی آنکھون سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (اچھر) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ۔ عہ

۶۔ محبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کے لئے نہائت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سنداتوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
½ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
¼ کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ اڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اُجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہین دینا پڑے گا۔

خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط وکتابت کیوقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھدیتے ہین۔ کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔